Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ

الفضل

ربوہ

ایڈیٹر: نسیم سیفی

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۷۶/۴۱ | جمعرات ۱۵ ربیع الثانی ۱۴۱۲ھ، ۲۴ اخاء ۱۳۷۰ ہش، ۲۴ اکتوبر ۱۹۹۱ء | نمبر ۲۳۹

جماعتِ احمدیہ کا ۹۲ واں جلسہ سالانہ

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ کی اجازت سے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال جماعت احمدیہ کا ۹۲ واں سالانہ جلسہ مورخہ ۲۶، ۲۷، ۲۸ فتح ۱۳۷۰ ہش/ دسمبر ۱۹۹۱ء بروز جمعرات جمعہ، ہفتہ ربوہ میں منعقد ہوگا۔

حکومت سے جلسہ سالانہ کے انعقاد کی اجازت کے لئے کارروائی کی جارہی ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ مولا کریم محض اپنے فضل سے خیر و برکت اور کامیابی کے سامان پیدا فرمائے۔ (ناظر اصلاح و ارشاد)

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

"دُعا کے لئے اصول ہیں۔ مَیں نے بہت دفعہ بیان کیا ہے کہ خدا تعالیٰ کبھی اپنی منواتا ہے اور کبھی (ایمان لانے والے) کی مانتا ہے۔ اس کے سوا چونکہ ہم تو علیم نہیں۔ اور نہ اپنی ضرورتوں کے نتائج سے آگاہ ہیں، اس لئے بعض وقت ایسی چیزیں مانگ لیتے ہیں جو ہمارے لئے مُضر ہوتی ہیں۔ پس وہ دُعا تو قبول کر لیتا ہے اور جو دُعا کرنے والے کے واسطے مفید ہوتا ہے، وہ اُسے عطا کرتا ہے۔ جیسے ایک زمیندار کسی بادشاہ سے ایک اعلیٰ درجہ کا گھوڑا مانگے اور بادشاہ اس کی ضرورت کو سمجھ کر عُمدہ بیل دے دے۔ تو اس کے لئے وہی مناسب ہو سکتا ہے۔ دیکھو ماں بھی تو بچّے کی ہر خواہش کو پُورا نہیں کرتی۔ اگر وہ سانپ یا آگ کو لینا چاہے تو کب دیتی ہے؟ پس خدا تعالیٰ سے کبھی مایوس نہیں ہونا چاہیئے۔ اور تقویٰ اور ایمان میں ترقی کرنی چاہیئے۔" (ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۵۶۹)

درخواست دعا

مکرم میجر (ریٹائرڈ) عبدالقادر صاحب ناظر دیوان لکھتے ہیں کہ خاکسار دل کی تکلیف کی وجہ سے بیمار ہے۔ ڈاکٹری ہدایت کے مطابق ایک ماہ مکمل آرام کی ضرورت ہے۔ دعا کریں اللہ تعالیٰ کامل شفاء عطا فرمائے

اطلاعات کی فراہمی

اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدیہ جماعت پاکستان کے اکثر دیہات قصبات اور شہروں میں پائی جاتی ہے۔ اور ہماری شدید خواہش ہے کہ ہم زیادہ سے زیادہ اپنی جماعت کی خبریں الفضل میں شائع کریں۔ اس کا ایک طریق یہ ہے کہ آپ اپنی جماعت یا اپنے علاقے سے متعلق ضروری خبریں ہمیں ارسال کریں۔ اگر ہر جماعت کے صدر یا امیر صاحب یہ کام اپنے ذمہ لے لیں یا وہ ایسا کریں کہ وہ اپنی جماعت کے کسی دوست کو اس کام پر متعین کر دیں تو یقیناً آپ کی جماعت کی خبریں الفضل میں شائع ہو سکیں گی۔ بعض دوست شکوہ کرتے ہیں کہ ان کے حلقہ میں ایک نہایت اہم واقعہ پیش آیا اور الفضل میں فوری طور پر اسکی خبر شائع نہیں کی گئی حقیقت یہ ہے کہ ہر جگہ پر ہمارے نمائندے ہے۔ جو الفضل نے مقرر کئے ہوں۔ تو موجود نہیں ہیں اس سلسلے میں صرف آپ ہماری مدد کر سکتے ہیں۔ کہ جب بھی آپ کے علاقے میں کوئی اہم واقعہ رونما ہو خاص طور پر ایسا واقعہ جسکا جماعت احمدیہ سے تعلق ہو تو آپ ہمیں بلا تاخیر اسکی تفصیل مہیا فرمادیں۔ ہم بلا تاخیر آپ کی ارسال کردہ خبر شائع کریں گے۔ اور آپ کے ممنون ہوں گے۔

اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربانی انسان کو ہمیشہ کے لئے زندہ کر دیتی ہے

اقتباس از خطبہ فرمودہ سیدنا حضرت فضل عمر۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے

"دنیوی اولاد کے متعلق میں بتا چکا ہوں کہ وہ جیتے جی ہی ملنے اور خدمت کرنے سے جی چراتی ہے لیکن دینی قربانی کے نتیجہ میں جو روحانی اولاد پیدا ہوتی ہے وہ ہزاروں سال تک اپنے آباء و اجداد کو نہیں بھولتی۔ سرحد کی طرف کے بعض طالب علم میرے ساتھ پڑھا کرتے تھے۔ میں نے ان سے سنا تھا کہ سرحد میں اگر کسی کے ماں باپ کو گالی دی جائے تو وہ اتنا بُرا نہیں مناتا۔ جتنا کہ اسے اپنے پیر کے متعلق کوئی برے الفاظ سن کر غصہ آتا ہے۔ اگر کسی پیر کے متعلق کوئی برا لفظ کہہ دیا جائے تو فوراً دوسرے شخص کو مار ڈالے گا۔ خواہ اس کا پیر ہو یا نہ ہو۔ بہرحال لفظ پیر کو ہی وہ قابلِ تعظیم سمجھتے ہیں امرتسر میں ہم نے دیکھا کہ کچھ سندھی جوتیاں ہاتھ میں پکڑے ہوئے گذر رہے تھے۔ پوچھنے پر معلوم ہوا کہ وہ اپنے پیر کی قبر کی زیارت کے لئے جارہے ہیں۔ پتہ نہیں کہ ان کا پیر کب کا فوت ہو چکا تھا۔ لیکن اب تک اس کی عظمت ان کے دلوں میں گھر کئے ہوئے ہے اور وہ اس کی قبر کے لئے ننگے پاؤں پیدل چل کر آتے ہیں۔ یہ نظارے روحانی اولاد کے متعلق ہی ہم دیکھتے ہیں۔ جسمانی اولاد تو دوسرے دن ہی بھول جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ذات یہ پسند نہیں کرتی کہ اس کے پیاروں کی محبت دنیا کے دلوں سے نکل جائے۔ جب دنیا بھولنے لگتی ہے تو اللہ تعالیٰ کسی مامور کے ذریعہ پھر ان کے ناموں کو دنیا کے سامنے پیش کر دیتا ہے۔ حضرت نوح علیہ السلام کو گذرے ہوئے ہزاروں سال گذر گئے ہیں اور کوئی شخص قسم کھا کر نہیں کہہ سکتا کہ نوح علیہ السلام میرے باپ تھے اور میں ان کی نسل میں سے ہوں لیکن رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان سے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں حضرت نوح علیہ السلام کا ذکر کر کے دوبارہ آپ کی یاد آپ کی اولاد کے دلوں میں تازہ کر دی۔ اسی طرح حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد بھی آپ کو بھول چکی تھی اور کسی کو یہ معلوم نہیں تھا کہ حضرت آدم کب پیدا ہوئے اور ان کے حالات کس قسم کے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے متعلق بھی قرآن شریف میں ذکر کر کے دوبارہ تمام بنی نوع انسان کو یاد دلایا کہ حضرت آدم تمہارے باپ تھے اور ان کی زندگی اس رنگ میں گذری۔ حضرت آدمؑ کی اولاد بھول گئی۔ لیکن اللہ تعالیٰ ان کو نہیں بھولا۔ پس دین کے لئے جو قربانیاں انسان کرتا ہے وہ اسے ہمیشہ کے لئے زندہ کر دیتی ہیں حالانکہ دنیوی قربانیوں کے مقابلہ میں دین کی قربانی کتنی تھوڑی ہوتی ہے۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۵، مارچ ۱۹۴۷ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ | پبلشر: آغا سیف اللہ ۔ پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس ۔ ربوہ
مقامِ اشاعت: دارالنصر غربی ۔ ربوہ | قیمت ایک روپیہ پچاس پیسے

۲۴ اخاء ۱۳۷۰ ہش ۲۴ اکتوبر ۱۹۹۱ء

وقف کی اہمیّت

اگرچہ حضرت امام جماعت الثانی ۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے۔ کی وقفِ زندگی سکیم کے ماتحت جماعت میں بہت سے واقفین موجود ہیں اور یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے یہ عہد کیا ہوا ہے کہ جب تک دم میں دم ہے دین کی خدمت کرتے رہیں گے۔ اور یہ دین کی خدمت امام وقت اور حضور انور کے مقرر کردہ حکام کی سکیموں کے ماتحت ہوگی۔ وہ ہمہ وقت مستعد رہتے ہیں۔ وہ جس کام پر لگا دیئے جائیں اسی کو اپنا مفوضہ فریضہ جان کر پوری تندہی کے ساتھ اس پر عمل کرتے ہیں۔

ایسے واقفین کی تعداد ہے تو خدا کے فضل سے کافی اور یہ تعداد ہمیشہ بڑھتی رہتی ہے۔ لیکن بہرحال ہے یہ ایک خاص گروہ۔ وہ دوست جنہوں نے وقف کے لئے اپنے آپ کو پیش تو کیا تھا لیکن بوجوہ لئے نہ جا سکے ان کے متعلق بھی حضور کا ارشاد ہے کہ چونکہ وقف خدا کے حضور ہوتا ہے اور انہوں نے وقف کا ارادہ کیا تھا اور اپنی طرف سے اپنے آپ کو پیش بھی کر دیا تھا۔ وہ بھی اپنے آپ کو وقف ہی سمجھیں۔

لیکن اگر وقف کی رُوح کو سمجھ لیا جائے تو جماعت کا ہر فرد اپنے آپ کو وقف سمجھ سکتا ہے۔ وقف زندگی نہ سہی وقف ہونا بھی کچھ کم نہیں۔ فرق یہ ہے کہ وقف زندگی میں ساری زندگی دین کی خدمت کا عہد کیا جاتا ہے۔ صرف وقف میں ۔ یا یوں کہیئے کہ اپنے آپ کو وقف سمجھتے ہیں۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ ہر فارغ وقت میں دین کی بھرپور خدمت کی جائے۔ اور ہر کام میں خدا تعالیٰ اور اس کے دین کی بھلائی کو پیش نظر رکھا جائے۔ اس طرح اگر انسان دن میں ایک گھنٹہ بھی دین کا کام کرے تو وہ اس عرصہ کے لئے وقف ہی کی طرح ہوگا۔

پس ہم میں سے ہر شخص اپنے ہر کام کو خدا کی خاطر کرے اور ہر فارغ وقت کو دین کی بھرپور خدمت میں صرف کرے تو یقیناً یہ بھی ایک طرح کا وقف ہی ہوگا۔ اس کا بھی یقیناً بہت بڑا اجر ہوگا۔ آیئے ہم اس کے لئے تہیّہ کریں۔

تجھ پہ ایمان ہے دلیلِ عمل
اور عمل کا نہیں ہے کوئی بدل
میری سوچوں میں ہے یقیں کی رمق
ہر ارادہ بنا ہے میرا اٹل
ـــــــ ابوالاقبال

○

پہلے سا اب نہیں ہے تری دلبری کا رنگ
رخصت ہُوا ہے عشق سے جامہ دری کا رنگ

جی ڈھونڈتا ہے بندۂ مولا صفات کو
رکھتی ہو جس کی بندگی بھی داوری کا رنگ

کیا رہزنوں میں ہو کسی رہبر کا اعتبار
رکھتی ہو رہزنی بھی اگر رہبری کا رنگ

اُس بوریا نشیں سے لرزتے ہیں شہریار
جس کے لباسِ فقر میں ہے قیصری کا رنگ

اس کا عوض نہ لے یہ عبادت خدا کی ہے
رہنے نہ پائے عشق میں سوداگری کا رنگ

ہر جُملہ دلفریب ہے ہر فقرہ دِلرُبا
ہے اُن کی بات بات میں جادوگری کا رنگ

جچتا نہیں نگاہ میں رنگِ خدا کے بعد
قوسِ قزح کا پھُول کا یا بینٹری کا رنگ

اعجاز اُن کے ناز کی ہے بات ہی کچھ اور
جادُو کا رنگ کوئی نہ افسوں گری کا رنگ

سعید احمد اعجاز

○

ترے اجالے میں چل رہا ہوں مجھے اندھیرے کی فکر کیوں ہو
متاعِ جاں ہے ترے حوالے مجھے لُٹیرے کی فکر کیوں ہو

ہر ایک ہاری کا سَر جھکا ہے، ہر ایک ہاری ہے دل میں خائف
مِرا وڈیرا ہے ذات تیری، مجھے وڈیرے کی فکر کیوں ہو

تری عنایت سے اُڑ رہا ہے سخنوری میں مرا پھریرا
مَیں خود کو رکھتا ہوں تیرے تابع مجھے پھریرے کی فکر کیوں ہو

مَیں اس کا ہوں وہ مرا ہُوا ہے یہی تو چاہت کی انتہا ہے
نسیمؔ یُوں ہے تو پھر بتاؤ کہ "تیرے میرے" کی فکر کیوں ہو

نسیم سیفی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

منصور احمد مبشر (مربی سلسلہ)

اشاعت قرآن کریم از روئے کثرت اشاعت صحف

قرآن کریم کا ایک عظیم الشان کتاب ہونا نہ صرف بے شمار پہلوؤں سے ثابت کرنا آسان ہوتا چلا جا رہا ہے بلکہ اگر تفصیل میں جائیں تو اس مضمون کو سمیٹنا مشکل ہو جائے گا۔

اللہ تعالیٰ نے آخری زمانہ کی نشانیوں میں سے ایک یہ نشانی بھی بیان فرمائی ہے کہ کتب کثرت سے پھیل جائیں گی۔ کتب لکھنے کے لئے مختلف علوم پر تحقیق کی ضرورت ہے۔ چنانچہ تحقیق علم کے ہر شعبے میں ہوئی اور ہوتی چلی جا رہی ہے اور جوں جوں آدمی اس تحقیق میں آگے بڑھ رہا ہے کائنات کے سربستہ راز کھلتے چلے جا رہے ہیں، علوم سے پردہ اٹھتا جاتا ہے اور تحقیق کے لئے مزید دروازے وا ہوتے چلے جا رہے ہیں۔

کتب پھیلنے کا زمانہ آیا تو کتب لکھنے کے بعد ان کی اشاعت کے مراحل میں جس قدر تحقیق اور تجربات ہوئے ہیں وہ ورطۂ حیرت میں ڈالنے کے لئے کافی ہیں۔ انسان اس کے نتیجے میں جو پھل کھا رہا ہے وہ اپنی مثال آپ ہے۔ آج دنیا کا شاید ہی کوئی ایسا شعبہ ہو جس میں پڑھنے لکھنے کو دخل نہ ہو اسی لئے خدا تعالیٰ نے اس علم کی اہمیت کی خاطر قرآن کریم میں دوات قلم اور تحریر کو بطور قسم یا شہادت پیش فرمایا ہے۔ تحریر ایک بہت بڑی طاقت ہے جس کا انکار نہیں کیا جا سکتا۔ دنیا میں بڑے سے بڑے انقلابات تحریر کی مدد سے پیدا ہوئے۔ خود قرآن کریم دنیا میں بہت بڑا انقلاب لایا ہے اور آئندہ کا انقلاب عظیم بھی اس کی تعلیم پر عمل کرنے پر موقوف ہے۔

ساری دنیا اللہ تعالیٰ کی نعمتوں سے بھری پڑی ہے اور ہمیں طاقت نہیں کہ اس کی نعمتوں کا شمار کر سکیں۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو اشاعت کتب کے جو طریق سمجھائے ہیں وہ بھی اس کا بہت بڑا احسان ہیں۔ ہم ہر لمحہ ان مفید ایجادات سے مستفید ہوتے رہتے ہیں جو انسان کی خدمت کے لئے ہمہ وقت مصروف کار ہیں۔ تحدیث نعمت کے طور پر ذیل میں قارئین کی خدمت میں مختصراً اشاعت علم کی خاطر انسانی کوششوں میں سے صرف ایک حصے کا ذکر کیا جاتا ہے تا کہ معلوم ہو سکے کہ نئی دنیا کا نقشہ واقعی کس قدر بدل چکا ہے اور قرآن کریم کی پیش گوئی کتنی صراحت کے ساتھ پوری ہو رہی ہے بعض قارئین کے لئے شاید ذیل میں دی گئی معلومات کو سمجھنا آسان نہ ہو تاہم ان کو آسان زبان میں سمجھانے کی کوشش کی جائے گی اس کے باوجود اصطلاحات کا انگریزی زبان میں استعمال ناگزیر ہو گا۔

کسی بھی چیز کو تحریر کرنے کے لئے آپ کو آلۂ تحریر، سیاہی اور کاغذ یا کاغذ نما کی ضرورت ہوتی ہے۔ پرانے زمانے میں انسان ہڈیوں پر، چمڑے پر یا اور اسی قسم کی چیزوں پر کھود کر یا کسی قسم کی سیاہی کے ساتھ لکھ کر کام چلاتا رہا۔ آہستہ آہستہ ترقی ہوتی چلی گئی اور قلم بھی بہتر شکل اختیار کرتا چلا گیا۔ اب کاغذ کا دور بھی شروع ہو گیا۔ قلم اور کاغذ کی ابتداء سے لے کر ہمارے زمانے تک بہت سی منزلیں طے ہوئیں جن کا ذکر یہاں ضروری نہیں۔ فی زمانہ جس تیزی اور عمدگی کے ساتھ اس شعبہ زندگی میں ترقی ہو رہی ہے وہ حیرت انگیز ہے اور یہی حقیقت قرآن کریم کی صداقت کے دلائل میں سے عظیم دلیل ہے۔ صرف قلم کو لے لیں جسے اللہ تعالیٰ نے بطور شہادت پیش فرمایا ہے۔ آپ ورطۂ حیرت میں کھو جائیں گے کہ دنیا میں کتنی قسم کے قلم ایجاد ہو چکے ہیں اور بعض پر تحقیق ہو رہی ہے۔ یہ بات بھی وثوق سے کہی جا سکتی ہے کہ دنیا میں اکثر پڑھے لکھے انسان بھی ایسے ہیں جنہیں قلم کی جملہ قسموں کا علم نہیں ہے نہ انہیں ایسے قلم سے واسطہ پڑا نہ انہیں دیکھنے کا موقعہ ملا۔ ذیل میں ایک عمومی جائزہ پیش کیا جاتا ہے جس میں قلم کی مختلف قسموں کا ذکر ہو گا۔ مگر یہ صرف خاکسار کے ذاتی علم یا مشاہدہ پر مبنی ہے ورنہ مجھے یقین ہے کہ دنیا میں اس سے زائد قسم کے قلم ہوں گے جن کا مجھے علم نہیں ہے۔ اگر کوئی اور دوست اس میں اضافہ کرنا چاہیں تو بہت عمدہ بات ہو گی اور قارئین کے علم میں اضافہ کا موجب ہو گی۔

عرف عام میں جس آلۂ تحریر کو قلم کہا جاتا ہے اور روزمرہ میں انسان کے کام آنے کی چیز ہے اس کی مثلاً مندرجہ ذیل قسمیں ہو سکتی ہیں:

۱۔ سیاہی میں ڈبو کر لکھنے کے قلم۔
ان کو آگے کئی قسموں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔
(i) تختی پر لکھنے والے لکڑی کے قلم
(ii) نب کے ساتھ کاغذ پر لکھنے والے کتابت کے قلم۔
(iii) برش۔ پینٹنگ یا رائٹنگ کے قلم
(iv) اس سے ملتی جلتی مختلف شکلیں۔

۲۔ ایسے قلم جن میں سیاہی بھرنے کی گنجائش موجود ہوتی ہے۔

۳۔ ایسے قلم جن میں پہلے سے سیاہی بھری جا چکی ہوتی ہے۔ یعنی بال پوائنٹ، ریفل یا مارکرز وغیرہ۔

۴۔ ایسے قلم جن کی نب کا حصہ جدا جدا ہوتا ہے۔ حسب ضرورت رنگ کے مطابق سیاہی کا CONTAINER اسکے ساتھ لگایا یا اتارا جا سکتا ہے۔

۵۔ پنسلوں کی اتنی بے شمار قسمیں ہیں کہ ان کا احاطہ کرنا مشکل ہے۔ صرف گریفائٹ پنسل میں کئی کئی شیڈ اور گریڈ ہوتے ہیں۔ سکہ سخت یا نرم تیار کیا جاتا ہے اور ان ہر دو کے درمیان کئی قسمیں ہیں۔ بعض پنسلیں ڈرائنگ کے لئے خاص طور پر تیار کی جاتی ہیں۔ شیشہ پر مارک کرنے کی صلاحیت رکھنے والی پنسلیں۔ موٹی اور باریک ترین سکہ والی پنسلیں عام پنسلوں کے علاوہ پین نما پنسلیں جن میں حسب ضرورت سکہ ڈالا جا سکتا ہے اور حسب منشا زیادہ یا کم سکہ نکالا جا سکتا ہے۔ ڈرائنگ کے لئے کمپاس استعمال ہوتا ہے اس کے لئے پنسل کا سکہ خاص طور پر تیار کیا جاتا ہے جو مختلف سائزوں میں دستیاب ہے۔ رنگ دار پنسلوں کی دنیا اس کے علاوہ ہے۔

۶۔ تختہ سیاہ پر لکھنے والے چاک، سفید یا رنگ دار۔ چاک ہولڈر خود ایک خوبصورت قلم ہوتا ہے۔ تختہ سیاہ بھی ترقی کرتے کرتے تختۂ سبز یا تختۂ سفید ہوتا جا رہا ہے جس پر خاص مارکرز کے ساتھ لکھا جاتا ہے اور ایک خاص قسم کا ڈسٹر تحریر پر پھیرنے سے فوراً صاف ہو جاتا ہے

۷۔ مغرب میں سلیٹ کی جگہ ایک سیاہ رنگ کی خاص پلیٹ جس پر پلاسٹک نما کور لگا ہوتا ہے، نے لے لی ہے جس پر مثلاً سیاہی کے بغیر قلم کی نوک سے دبا کر لکھیں تو تحریر نمودار ہو جاتی ہے اور کور کو ایک بار ہٹا دیں تو ساری تحریر صاف ہو جاتی ہے اور بار بار استعمال کی جا سکتی ہے کسی بھی قلم نما چیز سے دبا کر لکھنے سے اصل میں پلاسٹک اس جگہ سے نیچے چپک جاتا ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ تحریر کیا جا رہا ہے۔

مندرجہ بالا قلموں کی اتنی قسمیں ہیں کہ اس پر بحث ہمیشہ تشنہ رہ سکتی ہے۔ ان کو تیار کرنے والی کتنی بے شمار کمپنیاں دن رات کام کر رہی ہیں، تحقیق جاری ہے، کھربوں روپیہ خرچ ہو رہا ہے اور لاکھوں انسان اپنی ضرورتیں پوری کر رہے ہیں۔

روایتی قلم سے آگے بڑھ کر مشینی قلم یعنی ٹائپ رائٹرز ہیں اور اس میدان میں اتنی ترقی ہو چکی ہے کہ ایک عام ٹائپ

منصور احمد مبشر (مربی سلسلہ)

رائٹر جو تیسری دنیا میں بڑی مہنگی اور کارآمد مشین دکھائی دیتا ہے، مغرب میں متروک ہوتا جا رہا ہے۔ اور دقیانوسی خیال کیا جانے لگا ہے۔ لندن جیسی جگہوں پر پرانی چیزوں کی دکانوں پر ایک دو پاؤنڈ میں ٹائپ رائٹر بکنے کے لئے آ جاتا ہے۔ ٹائپ رائٹرز کی جگہ الیکٹریکل بلکہ الیکٹرانک ٹائپ رائٹر نے لے لی ہے بلکہ اس سے بھی آگے بڑھ کر پی۔ سی یعنی پرسنل کمپیوٹر کی ایجاد اور مانگ نے ساری دنیا کا نقشہ بدل کر رکھ دیا ہے۔

کمپیوٹر کی ایجاد سے یہ فائدہ حاصل ہوا کہ لکھا ہوا مواد تھوڑی سی جگہ پر محفوظ بھی ہو گیا اور اس میں ردو بدل کرنے کی آسانی بھی حاصل رہی اور جب دیکھنے کی ضرورت پیش آئی تو سکرین پر اور جب لکھنے کی ضرورت پیش آئی تو کاغذ پر اتار لیا۔ کاغذ پر اتارنے کے لئے الیکٹرانک ٹائپ رائٹر یا کمپیوٹر کا قریباً ایک سا خود کار نظام ہے تاہم ان میں "قلم" کی دلچسپ مختلف شکلیں موجود ہیں۔ سادہ ٹائپ رائٹر اور الیکٹریکل ٹائپ رائٹر سٹروک کرنے پر ہر حرف سیاہی کے فیتے سے ٹکراتا ہے اور کاغذ پر چھپتا چلا جاتا ہے۔ جبکہ الیکٹرانک ٹائپ رائٹر میں اس کے علاوہ بھی دلچسپ "قلمیں" اختیار کی گئی ہیں۔ بعض ٹائپ رائٹرز میں DAISY WHEEL لگا ہوتا ہے اور اس کی شکل ایک پہیئے جیسی ہوتی ہے جس میں تاریں لگی ہوں۔ میٹریل ایک اچھی قسم کے پلاسٹک کا ہوتا ہے۔ ہر تار کے سرے پر مطلوبہ حرف ابھرا ہوتا ہے۔ جن ٹائپ رائٹرز میں میموری ہوتی ہے وہ مضمون کو ریکارڈ کر لیتے ہیں اور سگنل دینے پر بڑی سرعت کے ساتھ اتار دینے کی اہلیت رکھتے ہیں۔ اس پہیئے کے گرد لگی ہوئی چھوٹی چھوٹی قلمیں جن پر حرف ابھرے ہوئے ہوتے ہیں ترتیب کے ساتھ سیاہی کے ربن کے ذریعے کاغذ سے ٹکراتی ہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور لکھائی مکمل ہوتی چلی جاتی ہے۔ بعض ٹائپ رائٹرز میں لکھائی کے لئے ایک بال (BALL) لگا ہوتا ہے جس کے گرد حروف ابھرے ہوئے ہوتے ہیں جو بعینہٖ یہی کام کرتا ہے۔

ٹائپ رائٹر کی ایک دلچسپ قسم یہ بھی ہے کہ ٹائپ کی جگہ ربن کے پیچھے ایک CUBE نما پرزہ لگا ہوتا ہے جس میں KEY کو دبانے پر حروف کی شکل کے اعتبار سے ایک خاص مقدار میں اس پرزے میں حرارت پیدا ہوتی ہے اور وہ CUBE فیتے اور کاغذ سے ٹکراتی ہے۔ اس عمل میں اس حرارت کے ذریعہ فیتے پر لگی ہوئی کاربن کاغذ پر منتقل ہو جاتی ہے اور تحریر بنتی چلی جاتی ہے۔ اس ٹائپ رائٹر کو THERMO TRONIC ٹائپ رائٹر کہتے ہیں اور اس کی آواز دوسرے ٹائپ رائٹرز کی نسبت قریباً نہ ہونے کے برابر ہوتی ہے مگر قیمت شاید کچھ زیادہ!!

کمپیوٹر میں استعمال ہونے والی قلموں یعنی پرنٹرز کی موٹی موٹی دو قسمیں ہیں۔ ایک کو DOT MARTRIX PRINTER اور دوسرے کو LASER PRINTER کہتے ہیں۔ اول الذکر قسم میں پرنٹر کے قلم والے حصے میں حروف نہیں ہوتے بلکہ سوئی نما پنیں ایک خاص ترتیب سے لگی ہوتی ہیں جو بار بار بڑی تیزی سے سیاہی کے فیتے کے راستے کاغذ سے ٹکرا کر ایک خاص ترتیب پیدا کرتی ہیں اور اس ترتیب سے حروف پیدا ہوتے ہیں۔ اس پرنٹر کی رفتار اور خوبصورت لکھائی کے اعتبار سے کئی قسمیں ہیں۔ موخر الذکر قسم میں پرنٹر کمپیوٹر سے سگنل لے کر مکمل حرف کی تصویر بنا دیتا ہے جو بالکل فوٹو کاپی مشین کے اصول پر پرنٹنگ سنٹر پر منعکس ہوتے ہیں اور ٹننگ پاوڈر کو اپنی طرف ضرورت کے مطابق کھینچ لیتے ہیں اور فیڈ کئے ہوئے کاغذ پر منتقل ہوتے جاتے ہیں۔

کمپیوٹر کے ذریعہ لکھائی واضح، صاف ترین اور خوبصورت نتیجہ حاصل کرتے کے لئے کمپیوٹر کے ساتھ فوٹو سٹینگ مشین لگائی جاتی ہے جس میں برومائیڈ بیڈ فلم پر حروف کا عکس منتقل ہوتا چلا جاتا ہے پھر اس فلم کو ڈارک میں کیمیکلز کے اندر پراسیس کیا جاتا ہے۔

قلم کی بعض اور نہایت ایڈوانس اور عجیب و غریب قسمیں بھی پائی جاتی ہیں۔ طب میں استعمال ہونے والی پیچیدہ مشینوں میں جب انسان کے دل اور دماغ کا معائنہ کیا جاتا ہے تو ان کی حرکت کا گراف کاغذ پر منتقل کر کے ان کی بدنظمی کا پتہ چلایا جاتا ہے۔ اس کے لئے کاغذ پر جہاں پنسل نما PLOTTER نقش بناتے ہیں وہاں سیاہی سپرے کرنے والے باریک پائپ نما قلم بھی استعمال کئے جاتے ہیں ان کے سامنے سے کاغذ کا فیتہ گذرتا چلا جاتا ہے اور حسب سگنل کاغذ پر گراف بنتا چلا جاتا ہے۔

ہارٹ پین اپنی نوعیت کی ایک الگ کارآمد قلم ہے جس کی نب ایک پائپ نما چیز ہے جس کے اندر سیاہی کی مقدار کو کنٹرول کرنے کے لئے ایک بال کے برابر باریک سوئی کام کرتی ہے۔

کمپیوٹر کی مدد سے ڈرافٹنگ کرنے کے لئے جو پرنٹنگ سسٹم استعمال ہوتا ہے وہ نہایت دلچسپ ہے۔ ایک گول پائپ جس میں دائیں بائیں گھومنے کی صلاحیت ہوتی ہے، کے اوپر سے ڈرافٹنگ پیپر گذرتا ہے۔ پیپر کے عین اوپر ایک PLOTTER نصب ہوتا ہے جو حسب سگنل دائیں بائیں اوپر نیچے ہو کر کاغذ کو چھوتا ہے نیچے کاغذ، گھومنے کی صلاحیت رکھنے والی پائپ پر حسب سگنل آگے پیچھے حرکت کرتا رہتا ہے۔ اس حرکت اور کاغذ پر PLOTTER کے چھونے کے نتیجے میں جو لکیریں نمودار ہوتی ہیں وہ مکمل ہو کر کسی بھی پراجیکٹ کی خوبصورت ڈرافٹنگ میں تبدیل ہو جاتی ہیں۔ بالکل اسی اصول پر کام کرنے والا ایک اور پلاٹر نما قلم ایک ایسی صنعت میں استعمال ہوتا ہے جو خود بخود چپکنے کی صلاحیت رکھنے والے پلاسٹک کے حروف کاٹ کر تیار کرتی ہے۔ یہ پلاٹر نما قلم کمپیوٹر سے کنٹرول کیا جاتا ہے۔ اس کی شکل ایک نشتر کی مانند ہوتی ہے اور نوک بہت تیز۔ مندرجہ بالا مثال میں ڈرافٹنگ پیپر کی بجائے SELF ADHESSIVE یعنی خود بخود چپکنے والے پلاسٹک کا تھان کٹنگ کے لئے پلاٹر کے نیچے بچھایا جاتا ہے۔ کمپیوٹر سے بھیجے گئے سگنل کے مطابق کٹنگ پلاٹر حروف کی موٹائی لمبائی کے اعتبار سے سرعت سے حروف کاٹ کر تیار کرتا چلا جاتا ہے جنہیں بعد میں اشتہار یا معلومات کی خاطر بورڈز پر، موٹروں اور لاریوں وغیرہ پر آویزاں کیا جاتا ہے۔ مغرب میں یہ ایک مضبوط صنعت ہے اور اس کی مشینری بہت مہنگی ہوتی ہے۔

تو دیکھا آپ نے اس مختصر جائزے میں ہم نے کتنے مختلف قسم کے قلموں کا تعارف حاصل کیا مگر ابھی بات ختم نہیں ہو گئی۔ قلم تو محض لکھنے کا آلہ ہے۔ تحریر کی اشاعت کے لئے انسان نے جو تحقیق کی ہے اس کو اس مضمون سے الگ نہیں کیا جا سکتا۔ دنیا میں طریق اشاعت کی متعدد قسمیں ہیں اور اس میدان میں روز بروز ترقی ہو رہی ہے۔ ڈرائی فوٹو کاپی مشین، سپرٹ ڈوپلیکیٹر، انک ڈوپلیکیٹر، میکوئٹیڈ بیسڈ فوٹو کاپی مشینیں، پاؤڈر بیسڈ فوٹو کاپی مشینیں اور پرنٹنگ پریس یہ سب قلم ہی کی بہتر قسمیں ہیں تاہم پرنٹنگ پریس ایک حیرت انگیز ایجاد ہے اور آج دنیا میں اس مشین کو ایک اہم مقام حاصل ہے۔ گو لیٹر پریس نے بہت لمبا عرصہ انسان کی خدمت کی اور کر رہا ہے جس میں حروف کے سانچے تیار کر کے دھات کے حروف تیار کئے جاتے ہیں اور انہیں ہاتھ سے یا مشین سے ایک خاص ترتیب میں جوڑ کر لکھائی حاصل کی جاتی ہے تاہم آفسٹ طریق طباعت نے حیرت انگیز ترقی کی ہے جس میں پرنٹنگ کے لئے پرنٹنگ پلیٹ استعمال کی جاتی ہے اور جس کے ذریعہ خوبصورت ترین چھپائی کی جا سکتی ہے اور پورے رنگوں والی تصاویر چھاپی جا سکتی ہیں۔ آفسٹ پریس بے شمار اقسام اور سائز کے ہیں جن کی تفصیل اس وقت ممکن نہیں ہے اور یہ حصہ ایک الگ مضمون کا محتاج ہے۔

قلم کی بات ہوئی تو سیاہی کے ذکر کے بغیر مضمون مکمل نہیں ہو سکتا چنانچہ نہایت اختصار کے ساتھ عرض ہے کہ لکھائی یا پرنٹنگ کی خاطر بے شمار فرمیں مضبوط صنعتی اداروں کی طرح دن رات سیاہی تیار کرنے میں مصروف ہیں اور اس میدان میں بہت قیمتی اور تفصیلی تحقیق ہو رہی ہے۔ دنیا میں سیاہی کے استعمال کی مقدار کا اندازہ لگانے کے لئے مثال کے طور پر صرف اتنا عرض کرنا کافی ہے کہ سویڈن میں G-MAN نامی صرف ایک فرم چھپائی میں استعمال ہونے والی سیاہی اور امدادی کیمیکلز سالانہ بیس ہزار ٹن کی مقدار میں تیار کر رہی ہے۔ فرم میں ۷۵۰ افراد بیک وقت کام کرتے ہیں اور کاروبار میں لگا ہوا روپیہ ۸۰۰ ملین سویڈش کراؤن ہے۔ (ایک کراؤن قریباً ساڑھے تین روپے پاکستان کے برابر ہے) اسی طرح بے شمار فرمیں دنیا کے دوسرے حصوں میں دن رات اپنے کام میں مصروف ہیں۔

یہ تمام ایجادات مختلف علوم کی ترویج میں نہایت ممد ثابت ہو رہی ہیں سائنس، جغرافیہ، طب و جراحت، فلکیات، موسمیات غرض دنیا کا ہر کام درحقیقت علوم قرآنی کی تفسیر بن کر دنیا میں پھیل رہا ہے۔ اس زمانہ میں خدا تعالےٰ کو ان ایجادات سے ایک اہم اور عظیم کام لینا بھی منظور ہے چنانچہ ہم ایک ایسے دور میں داخل ہو چکے ہیں جو کلام الٰہی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمودات کی ترویج کا دور ہے جس میں قرآن پاک کے تراجم اور احادیث رسول ﷺ دنیا کی متعدد زبانوں میں شائع ہو رہی ہیں جس کا عشر عشیر بھی اس سے پہلے نہیں پایا گیا۔ وہ دن دور نہیں جبکہ زمین پر بسنے والے اکثر انسان اپنی اپنی زبانوں میں قرآن پاک کا پیغام اور محسن انسانیت ﷺ کی پیاری پیاری باتیں پڑھنے کے قابل ہو جائیں گے۔

اعلان دار القضاء

(امۃ الحمید احمد صاحبہ بابت ترکہ مکرم شیخ نصیر الدین احمد صاحب)

مکرمہ امۃ الحمید احمد صاحبہ ولنگبرو امریکہ نے درخواست دی ہے کہ ان کے شوہر مکرم شیخ نصیر الدین احمد صاحب سابق مربی سلسلہ وفات پا گئے ہیں۔ موصوف کے نام ایک مکان واقع ۲/۲۲ دار الصدر شمالی ربوہ الاٹ ہے۔ درخواست دہندہ یہ مکان اپنے نام منتقل کرانا چاہتی ہیں۔ ان کے مندرجہ ذیل ورثاء کو اس انتقال پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔

۱۔ مکرمہ امۃ الرشید احمد صاحبہ بنت مکرم نصیر الدین احمد صاحب
۲۔ مکرمہ امۃ الشکور احمد صاحبہ ،، ،، ،،
۳۔ مکرمہ امۃ الرحمٰن احمد صاحبہ ،، ،، ،،
۴۔ مکرمہ امۃ الباسط طاہرہ صاحبہ ،، ،، ،،
۵۔ مکرم رفیع الدین احمد صاحب ابن ،، ،، ،،
۶۔ مکرم ظہیر الدین احمد صاحب ،، ،، ،،
۷۔ مکرمہ امۃ السمیع صاحبہ بنت ،، ،، ،،
۸۔ مکرم فاتح الدین احمد صاحب ابن ،، ،، ،،

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر قضاء میں اطلاع دیں۔

(مکرم خواجہ عبد المنان صاحب ترکہ مکرم خواجہ عبد الرحمان صاحب)

مکرم خواجہ عبد المنان صاحب مکان نمبر ۵/۱/۳۰ جی ٹی روڈ گوجر خان نے درخواست دی ہے کہ ان کے والد مکرم خواجہ عبد الرحمان کے اکاؤنٹ امانت صدر انجمن احمدیہ میں مبلغ ۲۵۲۷۸/- روپے جمع ہیں۔ درخواست دہندہ یہ رقم اپنے نام منتقل کرانا چاہتے ہیں۔ ان کے مندرجہ ذیل ورثاء کو اس ادائیگی پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔

۱۔ مکرمہ خیرہ رحمان صاحبہ بیوہ مکرم خواجہ عبد الرحمان صاحب
۲۔ مکرم خواجہ قمر زمان صاحب ابن ،، ،،
۳۔ مکرم خواجہ عطاء الرحمٰن صاحب ،، ،،

باقی صفحہ ۸ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نسیم سیفی

کاغذی ہے پیرہن

نائیجیریا کے وفاقی ایوان نمائندگان (لیگوس) کے ایک کمیٹی روم میں برطانیہ کے کالونیل سیکرٹری مسٹر لینکس بائیڈ پریس کانفرنس سے خطاب کر رہے تھے۔ یہ تصویر اسی پریس کانفرنس کی ہے۔ اس میں پریس کانفرنس کی جسے سٹیج کہا جا سکتا ہے وہاں ایلن لینکس بائیڈ اور ان کے دو برطانوی ساتھی دائیں بائیں بیٹھے ہیں ان کے بالکل سامنے کی نشستوں پر خاکسار اور مکرم مبارک احمد صاحب ساقی ہیں اور دائیں بائیں کی نشستوں پر دیگر صحافی۔ مسٹر لینکس بائیڈ نے اس سے ایک ہفتہ پہلے نائیجیریا آنا تھا جبکہ نئے ترمیم شدہ دستور کے مطابق وفاقی ایوان نمائندگان کا افتتاح تھا۔ لیکن وہ برطانیہ میں بعض اہم امور کی وجہ سے وقت پر نہ آسکے اور اس سے ایک ہفتہ بعد نائیجیریا پہنچے۔ ایوان نمائندگان سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے اپنے پارلیمانی کیریئر کے آغاز کے متعلق بتایا کہ تنتیس سال قبل ہاؤس آف کامنز کے رکن منتخب کئے گئے تھے۔ اس وقت مسٹر ونسٹن چرچل وزیر اعظم تھے۔ اور مسٹر میٹکاف سپیکر۔ انہوں نے نہایت مؤثر انداز میں اپنے پارلیمانی کیریئر کے آغاز کا ذکر کیا۔ اور کہا کہ مسٹر میٹکاف نے انہیں پارلیمانی دستور کے متعلق مختلف امور بتائے اور نہایت محبت، ہمدردی اور بردباری کے ساتھ اس کیریئر کے نشیب و فراز سے آگاہ کیا۔ وفاقی ایوان نمائندگان کی پریس گیلری میں مَیں بھی موجود تھا۔ کالونیل سیکرٹری صاحب نے اس ایوان کے اراکین کو مبارکباد دی اور کہا کہ اب ان پر بہت خوشگوار لیکن بھاری ذمہ داریاں عائد ہو گئی ہیں۔ انہیں اپنے وطن کے لئے بہت کچھ کرنے کے مواقع حاصل ہو گئے ہیں۔ اور چاہیئے کہ تمام اراکین مل جل کر اپنی قوم کی خدمت پر کمربستہ ہو جائیں۔ انہوں نے اراکین کو نصیحت کی کہ ایک دوسرے سے محبت، تحمل، بردباری اور اختلاف رائے کی برداشت پارلیمانی زندگی کی بہترین ضمانت ہے۔ انہیں چاہیئے کہ وہ ان تمام مواقع کو بہترین طور پر استعمال کریں۔ اور ملک کو صحیح راستے پر گامزن کر کے اس کی لا انتہا ترقیوں کے سامان مہیا کریں۔

ایوان نمائندگان کی تمام پارٹیوں کے ایک نمائندے نے مسٹر لینکس بائیڈ کو خوش آمدید کہا اور اس بات پر خوشی کا اظہار کیا کہ برطانوی حکومت نے نوآبادیاتی درجہ سے نائیجیریا کو آزادی دینے کا فیصلہ کر لیا ہے اور اب وہ ہمارے ساتھی اور شریک کار ہوں گے اور اس طرح ہم مل جل کر ترقی کی راہ پر گامزن رہیں گے۔

پریس کانفرنس کی سب سے اہم بات یہ تھی کہ ان سے پوچھا گیا کہ کیا وہ نائیجیریا کے وزیر اعظم کو کامن ویلتھ کانفرنس میں شرکت کے لئے بلائیں گے؟ تو انہوں نے کہا کہ یہ کام کسی اور کا ہے میرا نہیں۔ اس لئے میں یہ نہیں کہہ سکتا کہ جب کامن ویلتھ کانفرنس ہوگی تو کس کس کو بلایا جائے گا۔ مسٹر لینکس بائیڈ نے سر ونسٹن چرچل کی حکومت اور ہر میجسٹی کے حزب اختلاف کی طرف سے ایوان کو مبارکباد پیش کی۔

اس تصویر میں چونکہ کالونیل سیکرٹری خطاب کر رہے ہیں اس لئے کالونیل سیکرٹری سے دو مزید رابطوں کا بھی ذکر کر دینا مناسب سمجھتا ہوں۔ محترم حکیم فضل الرحمٰن صاحب کے واپس پاکستان تشریف لانے کے تقریباً ڈیڑھ دو سال قبل ایک بیت الذکر کا مقدمہ چلا۔ بیت الذکر تو ہماری تھی لیکن بعض لوگوں نے اس میں دنگا فساد کر کے اسے مقامی چیف کے ذریعے بند کروا دیا۔ یہ ۱۹۴۶ء کی بات ہے۔ اب اس بیت کے کھلوانے کے لئے مقدمہ چلنے والا تھا۔ اور اس کا فیصلہ بھی اس مقامی چیف ہی کے ہاتھ میں تھا۔ لیکن چونکہ اس نے خود ہی اس کو بند کروایا تھا۔ اور اس بات کے قرائن بھی موجود تھے۔ کہ جن لوگوں نے اس بیت الحمد میں دنگا فساد کیا تھا انہیں اس کی سرپرستی حاصل تھی۔ اس لئے محترم حکیم صاحب نے اس مقدمہ کو باقاعدہ عدالت میں منتقل کروانے کے لئے کالونیل سیکرٹری کو تار دیا۔ جس کے جواب میں انہوں نے نائیجیریا کے گورنر جنرل کو ایک پیغام بھیجا اور گورنر جنرل نے حکیم صاحب کو بلا کر اس سلسلے میں گفتگو کی۔ جب حکیم صاحب گورنر جنرل کی ملاقات کے لئے جا رہے تھے تو مجھ سے فرمانے لگے کہ میں آپ کو ساتھ تو لے جاتا لیکن میرا خیال ہے کہ گورنر جنرل اس موقعہ پر اس بات کو پسند نہیں کریں گے۔ واپسی پر انہوں نے مجھے بتایا کہ مقدمے کے انتقالِ عدالت کا فیصلہ ہو چکا ہے۔ بات لمبی ہے اس لئے صرف یہیں ختم کرتا ہوں کیونکہ اصل مقصد تو یہ بتانا تھا کہ کالونیل سیکرٹری سے کس طرح رابطہ ہوا۔ لینکس بائیڈ کے بعد مسٹر ہیرلڈ میکمیلن بطور کالونیل سیکرٹری نائیجیریا آئے اور ایوان نمائندگان کو خطاب کیا۔ اس وقت بھی خاکسار پریس گیلری میں موجود تھا۔ انہوں نے گورنر جنرل کی رہائش گاہ پر ایک پریس کانفرنس کا بھی اہتمام کیا وہاں پر بھی خاکسار "دی ٹروتھ" کے نمائندے کے طور پر موجود تھا۔ وہاں باتیں تو بہت سی تھیں۔ ایک کام کی بات یہ تھی کہ جب ان سے پوچھا گیا کہ دفتری طور پر آپ کے پاس کاغذوں کے ڈھیر لگ جاتے ہوں گے۔ آپ ان کاغذوں سے کس طرح خلاصی حاصل کرتے ہیں۔ کہنے لگے کہ ہم نے کاغذوں کی یوں تخصیص کر رکھی ہے۔ کہ کچھ کاغذ تو فوری طور پر یعنی تین دن کے اندر اندر ضائع کر دیئے جاتے ہیں۔ مثلاً ایک نوٹ آیا کہ فلاں شخص آپ سے ملنا چاہتا ہے وہ شخص آیا اور مل کر چلا گیا۔ اب اس نوٹ کی ہمیں کیا ضرورت ہے۔ کہ ہم اس کو فائل میں رکھیں اور محفوظ کریں۔ اس لئے ایسے کاغذات تو تین دن کے اندر اندر ضائع کر دیئے جاتے ہیں۔ کچھ ایسے کاغذات ہوتے ہیں۔ جن کو دس سال تک رکھنے کی ضرورت پیش آتی ہے۔ ہو سکتا ہے ان دس سالوں کے اندر اندر ان کے متعلق کسی مزید کارروائی کی ضرورت پیش آجائے۔ یا کسی اور معاملے کے سلسلے میں ان کاغذات کو دیکھنا پڑ جائے۔ اسی طرح کاغذات کی ایک اور قسم ہے جسے تیس سے پچاس سال تک محفوظ رکھا جاتا ہے اور اس کے بعد انہیں ضائع تو نہیں کیا جاتا لیکن عام کر دیا جاتا ہے۔ ہر شخص انہیں دیکھ سکتا ہے ان کی نقول حاصل کر سکتا ہے اور جس طرح چاہے ان سے استفادہ کر سکتا ہے۔ یہ بات مجھے تو بہت کام کی لگی آخر دفتروں میں کاغذات کا کوئی تو انتظام ہونا چاہیئے۔ اور اگر ہر کاغذ کو محفوظ رکھا جائے تو میرا خیال ہے کہ کچھ عرصہ کے بعد ان کاغذات کی بوریاں بھر بھری پڑیں گی۔ اور انہیں کسی کونے میں پھینک دیا جائے گا۔

جہاں تک ایوان نمائندگان میں ان کے خطاب کا تعلق ہے وہاں انہوں نے کچھ نصائح کیں اور کچھ اس وقت کے حالات کا تذکرہ کیا۔ اور جب انہوں نے ایوان نمائندگان اور سینیٹ کے اراکین کے مشترکہ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے نائیجیریا کے باشندوں کو یقین دہانی کرائی کہ یو۔ کے اور نائیجیریا کی دوستی قائم رہے گی۔ انہوں نے کہا کہ اگر ہم آپ کو ٹیکنیکل یا تعلیمی مشیر بھیج سکیں یعنی آپ نے اس بات کی خواہش کی کہ ہم آپ کو دیں تو ہم یقیناً نہایت خوشی کے ساتھ آپ کی یہ خدمت کرنے کے لئے تیار ہوں گے۔ اس سے قبل آپ نے اس مشترکہ اجلاس کے اراکین کو متحد ہو کر کام کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ آپ نے کہا کہ پارلیمنٹ کے قیام اور اس کے استحکام کی ضمانت یہ ہے کہ تمام اراکین متحد ہو کر سارے ملک کی خدمت کریں۔ آپ آزادانہ طور پر منتخب ہوئے ہیں اور اب منتخب ہونے کے بعد آپ سب کا یہ فرض ہے کہ اپنے آپ کو سارے ملک کا نمائندہ سمجھیں کسی قبیلہ یا کسی گھرانے کا نہیں بلکہ سارے نائیجیریا کے نمائندے۔ نیوکلیئر اسلحہ کے متعلق بات کرتے ہوئے آنریبل ہیرلڈ میکملن نے کہا کہ میں اس بات کو خوب جانتا ہوں کہ نائیجیریا کے لوگ اور مغربی افریقہ کے لوگ بلکہ ساری دنیا کے لوگوں میں اس سلسلے میں پریشانی پائی جاتی ہے۔ جہاں تک برطانوی حکومت کا تعلق ہے۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ہم نیوکلیئر اسلحہ کے خاتمے کے حق میں ہیں۔ ہم یہ جانتے ہیں کہ نیوکلیئر جنگ میں کسی کی فتح نہیں ہو سکتی اور جو شخص ایسی جنگ کا آغاز کرتا ہے اس کے پاس حقیقی طور پر کچھ نہیں بچتا۔ دشمن بھی مارا جاتا ہے اور وہ خود بھی۔ مسٹر میکملن سے قبل نائیجیریا کے وزیر اعظم الحاج ابوبکر طفاوا نے اپنی تقریر میں انہیں خوش آمدید کہا۔ اور خوشی کا اظہار کیا کہ نئے سال کے آغاز میں نائیجیریا کی نئی پارلیمنٹ نے نئے دستور کے مطابق کام شروع کیا ہے۔ مسٹر میکملن کے بعد حزب اختلاف کے لیڈر نے ان کے سیاسی کیریئر کی تعریف کی اور انہیں بتایا کہ نائیجیریا کو یقیناً برطانیہ کی مدد کی ضرورت رہے گی خاص طور پر اقتصادی امور میں۔ ان ساری تقاریر کے اختتام پر بھی چیف اوکوتی ریبو نے مسٹر میکملن کو خوش آمدید کہا۔ اور تقاریر کا سلسلہ ختم ہوا۔

اسی روز شام کے وقت گورنر جنرل کی رہائش گاہ پر ایک پریس کانفرنس ہوئی جہاں انہوں نے یہ بتایا کہ کسی وزیر اعظم کو

باقی صہ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات، واقعات، شخصیات

لندن میں مقابلے

اگلے سال فروری میں لندن میں سکول ڈیبیٹنگ چیمپئن شپ کے مقابلے ہوں گے ان مقابلوں کے لئے انگلش سپیکنگ یونین لاہور پانچ طلباء کی ٹیم بھیجے گی۔ یہ طلباء سکولوں اور کالجوں سے مقامی مقابلوں کے بعد لئے جائیں گے۔ یہ مقامی مقابلے ۱۱ر نومبر کو کنیرڈ کالج ہال لاہور میں ہوں گے جہاں دس طلباء کا انتخاب کیا جائے گا۔ ان دس طلباء کو بعد میں تربیت دی جائے گی۔ اور ان میں سے جنوری میں پھر انتخاب کیا جائے گا۔ تمام سکولوں اور کالجوں کے طلباء جن کی عمر یکم فروری ۱۹۹۲ء کو انیس سال سے کم ہو گی اس انتخاب میں حصہ لے سکتے ہیں۔ اس سلسلے میں یونین نے بڑے بڑے سکولوں کو سرکلر خط بھیج دیا ہے۔ اس سال کے شروع میں لندن میں جو مقابلے ایڈنبرا میں ہوئے تھے وہاں تین پاکستانی طلباء نے حصہ لیا تھا۔ ایک لڑکی جس کا تعلق بیکن ہاؤس سکول لاہور سے تھا وہ فائنل تک پہنچی اور ایک اور طالب علم جس کا تعلق ایچی سن کالج سے تھا سیمی فائنل تک۔ اگر ان طلباء کی باقاعدہ تربیت کی جائے بلکہ ان سکولوں کے طلباء ہمیشہ یہ بات مدِنظر رکھیں کہ انہیں ایسے مقابلوں میں حصہ لینے کے مواقع مل سکتے ہیں تو وہ یقیناً موضوع اور زبان کے لحاظ سے خاصی ترقی کر سکتے ہیں۔ موضوع پر پورے عبور کی ضرورت ہے اور زبان نہ صرف سادہ اور صاف ہو بلکہ باقاعدہ زبان بولنے والوں کی سمجھ میں آسکے۔ یہی وہ باتیں ہیں جن کے سلسلے میں تربیت کی ضرورت ہے۔ یہ بہت اچھی بات ہے کہ انگلش سپیکنگ یونین اس بات کا اہتمام کرتی ہے کہ لندن یا ایڈنبرا میں ہونے والے مقابلوں میں پاکستانی طلباء کو بھی شرکت کا موقعہ ملے۔ جو طالبعلم اس دفعہ لندن جائیں گے ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ ان کو نمایاں کامیابی عطا کرے اور آئندہ کیلئے وہ ہمارے طلباء کے لئے مشعل راہ ثابت ہوں۔

تارکین وطن برائے امریکہ

گذشتہ سال جتنے تارکین وطن کو امریکہ میں رہائش کا ویزا دیا گیا تھا۔ اس سال اس سے گیارہ ہزار زیادہ کو ویزا دیا جائے گا۔ یہ لوگ ۱۹۹۲ء میں امریکہ میں داخل ہو کر وہاں رہائش پذیر ہو سکیں گے یہ فیصلہ صدر جارج بش نے کیا ہے۔ کل تعداد تارکین وطن کی جو امریکہ میں رہائش پذیر ہوں گے ۴۲۰,۰۰۰ بتائی گئی ہے۔

سوویت یونین سے ۶۱,۰۰۰ افراد امریکہ آئیں گے۔ ان میں گذشتہ سال کی تعداد میں اسلئے اضافہ کیا گیا ہے کہ اس سال پچاس ہزار کی بجائے صرف پینتالیس ہزار سوویت یونین کے باشندے امریکہ میں رہائش کے لئے آسکیں گے مشرقی ایشیا سے آنے والوں کی تعداد ۵۲,۰۰۰ کر دی گئی ہے۔ اور اسی طرح البانیہ سے آنے والے ۳,۰۰۰ افراد ہوں گے جن کو بش صدارتی حکم کے مطابق امریکہ میں رہائش کی اجازت دی جائے گی انہیں رہائش اور تعلیم کی سہولیات بھی میسر ہوں گی۔ اور آٹھ ماہ تک انہیں میڈیکل امداد مفت دی جائے گی اور کیش رقوم بھی دی جائیں گی۔ ان میں سے ۱۰,۰۰۰ ایسے ہوں گے جنہیں مستقل طور پر امریکہ کا باشندہ مان لیا جائے گا۔

ہائی کورٹ بار میں حبیب جالب

لاہور ہائیکورٹ بار ایسوسی ایشن کے صدر مسٹر سعید انصاری کی صدارت میں حبیب جالب کی منتخب نظموں کی کتاب کی رونمائی کی تقریب منعقد کی گئی۔ اور حبیب جالب پر داد و تحسین کے ڈونگرے برسائے گئے۔ اس موقعہ پر مسٹر انصاری نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ یہ پہلا موقعہ ہے کہ ملک کی ایک بڑی بار نے ایک قومی شاعر کو مدعو کیا ہے اور اس سے پتہ چلتا ہے کہ ہمارے قانونی پیشہ سے تعلق رکھنے والے۔ اور انتظامیہ سے بھی۔ ایک عظیم شاعر کی کس طرح صحیح معنوں میں قدر کرتے ہیں۔ اس سے پہلے صرف سیاسی لوگوں کو اس پلیٹ فارم پر بلایا جاتا رہا ہے۔

سابق صدر بار احمد سعید کرمانی نے حبیب جالب کی ان نظموں کا حوالہ دیا جو ان افراد سے متعلق تھیں جن ڈکٹیٹرانہ مزاج والے لوگوں نے حکومت پر اقتدار حاصل کیا ہوا تھا۔ انہوں نے کہا کہ جالب ان تمام لوگوں کی داد و تحسین کے حقدار ہیں جو انسانی حقوق کی بالا دستی اور جمہوری حکومت کے قائل ہیں۔ ان کے علاوہ لیاقت وڑائچ۔ انور چوہدری اور نثار عثمانی نے بھی اپنے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔

تقریب کے اختتام سے پہلے حبیب جالب نے اپنی شاعری اور اپنے سیاسی

باقی ص۷ پر

بقیہ ص۵ سے آگے

کامن ویلتھ کانفرنس میں بلانے کا اختیار ان کے پاس نہیں ہے۔ یہ اختیار مختلف ممالک کے وزرائے اعظم کے ہاتھ میں ہے۔ جو اس کانفرنس کے رکن ہیں۔ خاکسار کو ایوان میں موجود ہونے یا کسی پریس کانفرنس میں شرکت کرنے کے مواقع صرف اس لئے ملتے تھے کہ احمدیہ جماعت نائیجیریا ایک ہفتہ وار اخبار "دی ٹروتھ" شائع کرتی تھی۔ اسی اخبار کی نمائندگی کے سلسلے میں ایوان نمائندگان اور پریس کانفرنسوں میں شرکت کا موقعہ ملتا تھا۔ ہیرلڈ میکملن کے متعلق ایک بات اور کہنے کو جی چاہتا ہے اور وہ یہ کہ نیگوس کے چیف (بادشاہ) نے ایک بہت بڑے کلب میں ان کو عشائیہ دیا اس عشائیہ کے لئے میں بھی مدعو تھا۔ لیکن میری عادت تھی کہ میں ایک ساتھی کو ہمیشہ اپنے ساتھ لے جاتا تھا۔ اس میں تو شک نہیں کہ بعض تقاریب میں ایسا کرنا ناممکن ہوتا لیکن یہ محض اللہ تعالےٰ کا فضل ہے کہ ایک دعوت نامے پر بعض اوقات بلکہ اکثر اوقات ہم دونوں کو شرکت کا موقعہ مل جاتا تھا اس عشائیے کے لئے بھی میں مکرم مبارک احمد ساقی کو اپنے ساتھ لے گیا۔ لیکن وہاں جا کر معلوم ہوا کہ آ ساقی سے دونوں کو شرکت کا موقعہ نہیں ملے گا گیٹ پر کھڑے منتظمین بار بار کہتے رہے کہ جس کے نام دعوت نامہ ہے وہ تو اندر چلے جائیں۔ اور دوسرے صاحب باہر ٹھہریں۔ میں نے ان سے کہا کہ اوبا اڈیلے کو میرا یہ پیغام پہنچا دیا جائے۔ کہ میرے ساتھ ساقی صاحب بھی ہیں اور میں چاہتا ہوں کہ اس عشائیے میں شرکت کا انہیں بھی موقعہ دیا جائے۔ چنانچہ تھوڑی دیر کے بعد پیغام آگیا کہ آپ دونو آجائیں۔ منتظمین حیران تو ہوئے لیکن ہمارا کام بن گیا اور ہم دونو اس دعوت میں شریک ہو گئے۔

شائد ہر مربی انچارج ایسا ہی کرتا ہو میں نے تو یہ بات محترم فضل الرحمٰن حکیم صاحب سے سیکھی تھی۔ جنہوں نے گورنر جنرل سے ملاقات کے لئے جانے سے قبل مجھ سے کہا تھا کہ چاہتا تو میں یہ ہوں کہ آپ میرے ساتھ چلیں لیکن غالباً گورنر جنرل اس بات کو مناسب نہیں سمجھیں گے۔ بہر حال محترم حکیم صاحب کے دل میں یہی بات تھی کہ مجھے ساتھ لے کر جائیں چنانچہ میں نے اپنے بیس سالہ قیام کے دوران متعدد تقاریب میں ایسا ہی کیا کہ اپنے ساتھی کو ساتھ لے کر گیا اور کسی نہ کسی طرح کوشش کی کہ انہیں بھی شرکت کا موقعہ ملے۔ پریس کانفرنسوں کا ذکر ہوا ہے تو ایک اور پریس کانفرنس کا ذکر بھی ہو جائے۔

لائبیریا کے ہر دلعزیز صدر ولیم ٹب مین نائیجیریا تشریف لائے تو گورنر جنرل ہاؤس میں انہوں نے پریس کانفرنس منعقد کی خاکسار بھی شریک تھا۔ اس پریس کانفرنس کی ایک بات قابل ذکر ہے چونکہ ولیم ٹب مین کئی دفعہ صدر منتخب ہو چکے تھے ایک صحافی نے سوال کیا کہ وہاں آپ اور کوئی پارٹی کیوں نہیں بننے دیتے؟ آپ ہی کی پارٹی ہے اور آپ ہی ہر دفعہ صدر ہو جاتے ہیں۔ ولیم ٹب مین مسکرائے اور یہ مسکراہٹ ان کے چہرے پر ہنسی بن کر پھیل گئی۔ اور کہنے لگے آئیے آپ لائبیریا آجائیں اور نئی پارٹی کا قیام کر لیں۔ مجھے تو اس میں کوئی اعتراض نہیں ہے۔

اسی طرح جب شاہ حسین نائیجیریا آئے تو انہوں نے بھی گورنر جنرل ہاؤس میں پریس کانفرنس منعقد کی۔ خاکسار بھی اس پریس کانفرنس میں موجود تھا۔ وہاں دیکھا کہ ان کے ایک ساتھی کے ہاتھ میں ایک عام فاؤنٹین پین جیسی کوئی چیز ہے اور وہ اسے ادھر ادھر گھماتے ہیں۔ بعد میں پتہ چلا کہ یہ فاؤنٹین پین نہیں ہے بلکہ کیمرہ ہے جس سے وہ تصویریں لے رہے تھے۔ آپ اندازہ کریں کہ فاؤنٹین پین جتنی سائز میں کتنی بڑی فلم آتی ہوگی۔ یا کہیئے کتنی چھوٹی فلم آتی ہوگی۔ لیکن وہ ہر جگہ اسی کیمرے سے تصویریں لیتے تھے۔ یہی وہ موقعہ تھا جب شاہ حسین کو احمدیہ لٹریچر پیش کیا گیا تھا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نونہالان جماعت

بچوں کا کالم

ڈاکٹر امتل مصورہ سمیع لکھتی ہیں:

پیارے بچو! آج ہم آپ کو کچھ ایسی باتیں بتانا چاہتے ہیں۔ جن پر عمل کر کے آپ صحت مند اور نیک بچے بن سکتے ہیں۔

الف:۔ سب سے پہلے جب آپ سو کر اُٹھیں تو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں کہ آپ کو اتنی اچھی نیند آئی اور آپ خیریت سے اٹھے۔ پھر منہ ہاتھ دھوئیں اچھی طرح دانت صاف کریں۔ پھر وضو کر کے نماز فجر ادا کریں۔ بچو آپ پر نماز ۷ سال سے ہی فرض ہو جاتی ہے۔ اس لئے آپ کو چاہیئے کہ آپ پانچوں نمازیں باقاعدگی سے پڑھا کریں

ب:۔ اس کے بعد ناشتہ کریں۔ جب بھی آپ کوئی چیز کھائیں۔ ہمیشہ پہلے اچھی طرح سے دونوں ہاتھوں کو دھوئیں۔ پھر صاف ستھرے تولئے سے خشک کر کے اللہ کا نام لے کر کھانا شروع کریں۔ کھانا ہمیشہ چبا کر اور منہ بند کر کے کھانا چاہیئے۔ کھانا کھاتے ہوئے باتیں بھی نہیں کرنی چاہئیں۔ البتہ اگر ضروری ہو تو کرنے میں کوئی حرج بھی نہیں ناشتہ یا کھانا ختم کر کے ہمیشہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں ایک دفعہ پھر ہاتھ دھوئیں اور اچھی طرح کلی کریں۔ اس طرح آپ کے دانت بالکل خراب نہیں ہوں گے۔ کوشش ہمیشہ یہی کریں کہ جب کچھ کھائیں کلی ضرور کریں۔ سکول کا کام ہمیشہ وقت پر کریں اور ہمیشہ یہ کوشش کریں کہ آپ اپنے بہنوں بھائیوں اور سکول کے طلباء سے لڑائی وغیرہ نہ کریں اور جو بات بھی کریں پہلے سوچ لیں۔ اس سے آدمی بہت بہت سی غلط باتوں سے بچ جاتا ہے۔

اپنی سکول کی کتابوں، کاپیوں، پنسلیں ہر چیز کو صاف ستھرا اور سنبھال کر رکھیں اور کوشش کریں کہ ہر کتاب کاپی پر اخبار یا کسی رنگین کاغذ کا کور چڑھا ہوا ہو اور کتابوں کو بالکل نہ پھاڑیں اور فالتو لائنیں وغیرہ کتابوں پر بالکل نہ لگائیں اگر ضروری ہو تو پیمانے کا استعمال کریں۔ اپنے ناخنوں کو ہمیشہ چھوٹے اور صاف ستھرا رکھیں ہر تیسرے یا چھٹے دن اپنے ناخنوں کو خود کاٹ لیں۔ یا امی یا باجی سے کٹوا لیں۔ کیونکہ ہاتھوں کے ناخن اگر گندے ہوں گے تو بہت گندے جراثیم کھانے کے ذریعے آپ کے پیٹ میں جا کر بہت خراب بیماریاں جن میں پیٹ کے کیڑے بھی شامل ہیں پیدا کر سکتے ہیں۔ اپنے جوتے اور موزے صاف ستھرے رکھیں۔ گھر میں پہننے والی چپل صاف ہو اور ہمیشہ جوتے پہن کر رکھیں کیونکہ جوتے نہ پہننے سے پیٹ میں کیڑے ہو سکتے ہیں جو آپ کا خون چوس سکتے ہیں۔

اپنا سر ہمیشہ صاف رکھیں۔ ہر وقت سر پر ہاتھ نہیں رکھنا چاہیئے۔ یہ اچھی عادت نہیں ہے۔ اپنے والدین اور بڑے بہنوں بھائیوں سے ادب سے گفتگو کرنی چاہیئے اور چھوٹوں سے پیار کا سلوک کرنا چاہیئے اور پیارے بچو! سب سے ضروری بات یہ کہ اپنے پیارے آقا کی نصیحتوں پر ہمیشہ عمل کریں۔ جھوٹ نہ بولیں۔ ہمیشہ سچ کی عادت ڈالیں۔ اپنے پیارے حضور کے لئے ہمیشہ ہر نماز میں دعا کریں کہ پیارے اللہ ہمارے پیارے حضور اور ان کے اہل خانہ کو کام کرنے والی لمبی عمر اور صحت و تندرستی سے نوازے اور ہمیشہ ان سب کی خاص حفاظت فرمائے۔

بچو! حضور ہمارے لئے دن رات دُعائیں کرتے ہیں اور جماعتی کاموں کے لئے دن رات کوشاں رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کی دعائیں قبول فرمائے۔

بقیہ صـ۶ سے آگے

خیالات کے متعلق کچھ باتیں کیں۔ اور اپنی نظمیں بھی پیش کیں۔

چرنوبل میں دُوسرا حادثہ

رکیو۔ سوویت یونین میں واقع چرنوبل پلانٹ میں ۲۶ر اپریل ۱۹۸۶ء کو ایک نہایت زبردست حادثہ رونما ہوا تھا اس وقت اس حادثے کی وجہ سے تمام یورپ ریڈی ایشن سے متاثر ہو گیا تھا۔ اگرچہ حکومت نے تو ہلاک ہونے والوں کی تعداد صرف ۳۱ بتائی تھی لیکن عام طور پر خیال کیا جاتا تھا کہ حکومت حقیقتِ حال پر پردہ ڈال رہی ہے۔ اس پلانٹ کو محفوظ بنانے کے لئے ہوائی جہازوں کے ذریعے سیمنٹ وغیرہ گرا کر مضبوط کر دیا گیا تھا اور خیال یہ تھا کہ اب آئندہ اس جگہ کوئی حادثہ نہیں ہو سکے گا۔ لیکن انسانی کام بہر حال کسی صورت میں بھی مکمل طور پر یقین نہیں دلا سکتے کہ وہ صحیح معنوں میں محفوظ ہو گئے ہیں۔ اب پھر وہاں کسی سوئچ کی خرابی سے ایک حادثہ ہو گیا ہے۔ اگرچہ اس حادثے میں کسی کے ہلاک ہونے کی نوبت تو نہیں آئی لیکن بہر حال حادثہ ہوا جس سے مزید حادثوں کے امکان کو بھی روکا نہیں جا سکتا۔ ویسے تو وہ کہتے ہیں کہ صرف ایک حصے میں حادثہ ہوا اور دوسرا حصہ باقاعدہ نارمل حالت میں کام کرتا رہا۔ کہتے ہیں کہ اس آگ کی وجہ سے چھت کو خاصا نقصان پہنچا ہے بہر حال اس قسم کے حادثات کے امکان کو کبھی روکا نہیں جا سکتا۔ ابھی چند سال ہوئے ہندوستان میں بھی ایک ایسا حادثہ ہوا تھا جس سے ہزاروں ہزار افراد متاثر ہوئے تھے اور جس کے معاوضے کا معاملہ ابھی تک پوری طرح طے نہیں پا سکا۔

انسانی ایجادات جہاں خاصی مفید ثابت ہوتی ہیں وہاں جب نقصان کرنے پہ آتی ہیں تو اس کی حدود کا بھی آسانی سے تعین نہیں کیا جا سکتا۔ یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ وہ حادثات سے لوگوں کو بچائے

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو جرمانہ

حال ہی میں لاہور ہائی کورٹ نے ایک ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو پانچ ہزار روپے جرمانہ کیا ہے۔ جو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اپنی جیب سے ادا کرے گا اس جرمانہ کی وجہ یہ ہے کہ ایک شخص جو پہلے ہی ڈسٹرکٹ جیل میں تھا۔ اس کے خلاف ایم۔ پی۔ او۔ آرڈی ننس ۱۹۶۰ء استعمال کرتے ہوئے اسے سزا دی گئی تھی جبکہ یہ بات واضح ہے کہ وہ شخص جیل میں ہے تو وہ عوام الناس کے لئے اپنی اس کیفیت میں کسی خطرے کا باعث نہیں ہو سکتا۔ نہ وہ کسی سے جھگڑا کر سکتا ہے نہ لڑ سکتا ہے۔ نہ کسی کو نقصان پہنچا سکتا ہے چنانچہ لاہور ہائی کورٹ نے اس بات کا نوٹس لیا۔ اور مدعی کے وکیل کے دلائل سن کر یہ فیصلہ صادر کیا کہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ پانچ ہزار روپیہ جرمانے کے طور پر اپنی جیب سے ادا کرے۔

اطلاعات و اعلانات

درخواست دُعا: مکرم رشید احمد خان صاحب صدر حلقہ قلعہ گوجر سنگھ عرصہ ۱۵ یوم سے بعارضہ قلب بیمار ہیں کمزوری بہت ہو گئی ہے

○ مکرم شریف احمد صاحب (صدر جماعت احمدیہ) باٹاپور ضلع لاہور کی آنکھ کا اپریشن سروسز ہسپتال میں ہو رہا ہے۔

○ مکرم ملک عبدالستار صاحب کوٹ سکہ سے اپنی کار کے ذریعہ اسلام آباد جاتے ہوئے حادثہ پیش آ گیا جس سے ملک صاحب موصوف ان کی ہمشیرہ اور ان کے بھتیجے کو شدید چوٹیں آئی ہیں۔ موصوف اسلام آباد ہسپتال میں داخل ہیں۔

○ مکرم ماسٹر محمد اشرف صاحب محلہ ناصر آباد ربوہ۔ اپنی ڈیوٹی پر سکول جاتے ہوئے موٹر سائیکل کے ایکسیڈنٹ میں زخمی ہو گئے ہیں

○ مکرم زاہد ارشاد قریشی صاحب۔ بیوت الحمد ربوہ کے بیٹے آفاق احمد زاہد کا ہاتھ جل گیا ہے۔

○ مکرم بشارت احمد صاحب بھٹی ایڈووکیٹ سکنہ ڈھیر کے کلاں قائم مقام امیر سٹی اٹک سخت بیمار ہیں اور لاہور جنرل ہسپتال میں دماغ کی رسولی کا اپریشن ہوا ہے۔

احباب ان سب کی کامل شفایابی اور درازیٔ عمر کے لئے دعا کریں۔

اعلانِ ولادت: مکرم سید اقبال احمد صاحب ناصر آف اسلام آباد کو اللہ تعالیٰ نے ۲۱ر ستمبر ۹۱ء کو بفضل تعالیٰ دوسری بیٹی عطا فرمائی ہے۔ نومولودہ مکرم سید اعجاز احمد شاہ صاحب سابق انسپکٹر مال کی پوتی اور مکرم خالد سیف صاحب کی نواسی ہے نام "عائشہ اقبال" تجویز کیا گیا ہے۔

احباب نومولودہ کی درازیٔ عمر نیک اور خادمہ دین ہونے کے لئے دعا کریں۔

پتہ درکار ہے

مکرمہ شگفتہ بیگم صاحبہ زوجہ حافظ محمد شریف صاحب وصیت نمبر ۲۱۳۵۲ نے ۷۳ء میں کوئٹہ سے وصیت کی تھی۔ بعد میں موصیہ نے چک نمبر ۸۸ ج ب ضلع فیصل آباد میں رہائش اختیار کر لی تھی۔ اب موصیہ چک ۸۸ ج ب میں رہائش پذیر نہیں ہے۔ موصیہ کے موجودہ ایڈریس کی دفتر بہشتی مقبرہ کو ضرورت ہے اگر کسی کو موصیہ کے ایڈریس کا علم ہو یا وہ خود یہ اعلان پڑھیں تو اپنے موجودہ ایڈریس سے دفتر سیکرٹری مجلس کارپرداز کو مطلع فرمائیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ملکی خبریں

○ پاکستان جنگی جہازوں کے علاوہ اب آبدوزیں بھی خود بنائے گا۔ پاک بحریہ کے سربراہ ایڈمرل یستورالحق نے طیارہ شکن توپوں اور میزائیلوں سے لیس ۱۵۰ ٹن وزنی جہاز کی تیاری کے کام کا افتتاح کرتے ہوئے کہا کہ یہ جہاز مئی ۱۹۹۲ء تک تیار ہو جائے گا۔ بعد میں اس میں میزائیل سسٹم بھی نصب کر دیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ بھارتی بحریہ کے عزائم خطرناک ہیں اور سری لنکا، مالدیپ اور نیپال کے خلاف کارروائیاں اس سلسلہ کی کڑی ہیں۔ انہوں نے انکشاف کیا کہ حکومت پاکستان نے پاک بحریہ کے لئے ایک نئی بندرگاہ کی تعمیر کی منظوری دے دی ہے یہ بندرگاہ مکران کے ساحل پر تعمیر کی جائے گی۔

○ حکومت پنجاب نے بجلی پیدا کرنے کے لئے اپنے منصوبے شروع کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔

○ ہائی کورٹ نے کہا ہے کہ خصوصی عدالتوں کو شہریوں کو اذیت دینے کے لئے استعمال نہیں کیا جانا چاہیئے۔

○ خان عبدالولی خان نے کہا ہے کہ ملک آگ کی لپیٹ میں ہے شدت لمحہ بہ لمحہ بڑھ رہی ہے۔ ہماری مثال اس بدبخت خاندان کی سی ہے جس کے گھر میں آگ لگی ہو اور اہل خانہ آپس میں دست وگریباں ہوں انہوں نے کہا کہ پاکستان اپنے سنگین ترین دور سے گذر رہا ہے۔

○ وزیر مملکت برائے امداد باہمی نے کہا ہے کہ غیر سرکاری بنکوں میں روپیہ جمع نہ کرانے کی اپیل نجی شعبے کے خلاف سازش ہے انہوں نے کہا کہ وزیراعظم کے خلاف اپوزیشن کے الزامات دراصل صنعتکار وزیراعظم کے خلاف جاگیرداروں کی سازش ہے۔

○ کوآپریٹو بحران کی شدت کا اندازہ ایک بار پھر اس وقت ہوا۔ جب کہ قومی اسمبلی میں ایک بار پھر نازیبا الفاظ استعمال کئے گئے۔ سپیکر نے مصطفی کھر اور غلام دستگیر کے درمیان ہونے والا نازیبا مکالمہ کارروائی سے حذف کروا دیا۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ یتیموں اور بیواؤں کی رقمیں اڑانے والے احتساب سے نہیں بچ سکیں گے۔

○ لندن میں جام صادق علی کا ابتدائی آپریشن کیا گیا ہے۔ ان کے گلے میں نالی ڈال دی گئی ہے۔ دو ہفتے کے بعد پتہ چلے گا کہ مزید آپریشن کی ضرورت ہے یا نہیں۔

○ صدر اسحٰق نے قومی اسمبلی کے سپیکر سے ملاقات کی ہے اور قومی اسمبلی میں حالیہ شور شرابے پر گفتگو کی ہے۔

○ حکومت پنجاب نے سکیل ۱۶ تا ۲۲ کے افسروں کی تنخواہوں میں جون ۱۹۹۱ء سے اضافہ کر دیا ہے۔

○ قومی اسمبلی کے وقفہ سوالات میں بتایا گیا ہے کہ جون سے جولائی تک بھارتی فوج کی فائرنگ سے ۶ پاکستانی شہید اور ۲۶ زخمی ہوئے۔

○ لاہور ہائی کورٹ کے جج مسٹر جسٹس سردار محمد ڈوگر نے کہا ہے کہ بدعنوانی کے ابلیس نے ملک کو قابو میں کیا ہوا ہے۔ اب تو رشوت انصاف کے دروازے تک پہنچ گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں یہ بات پچھلے دس برسوں سے بند کمروں میں کہتا تھا لیکن اب کھلے بندوں کہنے پر مجبور ہوں۔

○ اسلام آباد میں کار سوار دو افراد نے کانسٹیبلوں کو زخمی کر کے ملزم کو رہا کرا لیا۔

○ جام صادق کے خصوصی مشیر عرفان اللہ مروت بھی جرمنی جا رہے ہیں جام صادق علی نے ابھی استعفیٰ نہیں دیا۔ تاہم گورنر نے سیاسی ملاقاتیں شروع کر دی ہیں

○ امیر جماعت اسلامی قاضی حسین احمد نے کہا ہے کہ نیو ورلڈ آرڈر دراصل نئے عالمی فساد کا نام ہے۔

○ مخدوم خاندان کی حکومت سے پھر صلح ہو گئی ہے۔ مخدوم گروپ جام صادق کی حمایت جاری رکھے گا۔

○ سندھ کے سابق وزیراعلیٰ سید قائم علی شاہ کی ضمانت منظور ہو جانے کے باوجود حکومت نے انہیں ضمانت پر رہا کرنے سے انکار کر دیا ہے۔

○ پی ڈی اے کے زیرحراست رکن سندھ اسمبلی خواجہ محمد گذشتہ رات جناح ہسپتال کے خصوصی وارڈ سے فرار ہو جانے میں کامیاب ہو گئے۔

○ غلام مصطفی کھر نے کہا ہے کہ صدر نے صورت حال کا نوٹس نہ لیا تو اسمبلیاں کوئی اور توڑ دے گا۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ پی ڈی اے برسر اقتدار آ کر جداگانہ طرز انتخاب ختم کر دے گی۔ انہوں نے کہا کہ جداگانہ طرز انتخاب نے عوام کو مذہب کی بنیاد پر تقسیم اور اقلیتوں کو دوسرے درجہ کا شہری بنا دیا ہے

غیر ملکی خبریں

○ وزیراعظم نے ہرارے کانفرنس سے واپسی پر سعودی عرب میں قیام کے دوران شاہ فہد سے مذاکرات کئے۔ پہلے نصف گھنٹہ دونوں سربراہوں کے مشیر ساتھ تھے جب کہ باقی دو گھنٹے دونوں سربراہوں کی تنہائی میں ملاقات ہوئی۔ وزیراعظم اور ان کے وفد کے اراکین نے عمرہ ادا کیا۔

○ سویڈن کے وزیراعظم اپنے ملک کو یورپی مشترکہ منڈی میں شامل کرنے کے لئے سرگرم ہیں انہوں نے رکنیت کی جو درخواست دی ہے اس پر ۹۳ء سے پہلے غور ممکن نہیں لیکن وہ چاہتے ہیں کہ ان کا ملک آئندہ سال یورپی برادری کا رکن بن جائے۔ سویڈن کے وزیراعظم حال ہی میں برسر اقتدار آئے ہیں۔

○ کمبوڈیا کی تیرہ سالہ خانہ جنگی ختم کرنے کے لئے پیرس میں امن معاہدے پر دستخط ہو رہے ہیں۔ ویت نام کے وزیر خارجہ کمبوڈیا کے نمائندے اور تینوں چھاپہ مار پارٹیوں کے درمیان جنگ بندی کا معاہدہ طے ہونے کے بعد اقوام متحدہ کی نگرانی میں عام انتخابات کرائے جائیں گے اس موقع پر ۱۹ ملکوں کے نمائندے پیرس میں موجود ہیں۔

○ ہانگ کانگ سے ۲۳۲ ویت نامیوں کو وطن واپس بھیجنے کے بارے میں برطانیہ اور ویت نام میں اتفاق ہو گیا ہے۔ یہ باشندے اقتصادی مشکلات کی وجہ سے کشتیوں میں سوار ہو کر یہاں پہنچے تھے۔ ان کو آج کل سخت حفاظتی اقدامات کے تحت رکھا گیا ہے جہاں پر یہ ہر روز اپنی جبری واپسی کے خلاف پرامن مظاہرے کر رہے ہیں۔

○ سوویت یونین کی ریاست یوکرائن نے ایک قانون کے ذریعے روسی فوجی ساز وسامان اور ایٹمی میزائیلوں کو اپنی تحویل میں لے لیا ہے۔

اعلان گمشدگی: ایک عدد طلائی کانٹا دار الیمن سے لجنہ ہال تک جاتے ہوئے کہیں گر گیا ہے۔ جس صاحب کو ملے دفتر الفضل میں پہنچا دیں۔

بقیہ صفحہ ۴ سے آگے

۴: مکرم خواجہ عبدالمنان صاحب ، ، ،
۵: مکرمہ منور رشید صاحبہ بنت ، ، ،
۶: مکرمہ عائشہ فردوس صاحبہ ، ، ،
۷: مکرمہ فاطمۃ الزہرہ صاحبہ ، ، ،

لہٰذا بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس ادائیگی پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دارالقضاء میں اطلاع دیں۔ (ناظم دارالقضاء)

ربوہ اور ربوہ کے گردونواح میں ہر قسم کی
جائیداد کی خرید وفروخت
ہمارے ذریعہ کیجئے اور خدمت کا موقع دیجئے
شریف احمد بھٹی
پراپرٹی سنٹر
ریلوے روڈ رحمت بازار۔ ربوہ
فون گھر: ۴۳۱ آفس: ۵۲۱

قدیمی ۔ اولین ۔ مشہور آفاق
۱۹۱۱ء سے ایک ہی نام
دواخانہ حکیم نظام جان
چوک گھنٹہ گھر۔ گوجرانوالہ فون ۳۹۹۷
برانچیں
۔ کراچی: فون: ۴۱۳۲۵۱
۔ لاہور: 1-D-3 گلشن راوی
۔ ملتان: چوک جان محمد معصوم شاہ روڈ
۔ منڈی بہاؤالدین: بالمقابل شاہ تاج شوگر مل
۔ رحیم یار خان: فون: ۴۷۹۹
۔ ربوہ: اقصیٰ چوک کالج روڈ فون نمبر ۵۵۸

پتہ